بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

انصار اللہ کو خاص طور پر سب سے زیادہ اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ان کا ہر ممبر نماز باجماعت کا عادی ہو

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 ستمبر 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ یو.کے کا سالانہ اجتماع شروع ہو رہا ہے اس حوالے سے میں انصار کو ایک انتہائی اہم اور بنیادی چیز کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں اور وہ ہے نماز۔ نماز ہر مؤمن پر فرض ہے لیکن چالیس سال کی عمر کے بعد یہ احساس پہلے سے بڑھ کر پیدا ہونا چاہئے کہ ہر دن کے بڑھنے سے میری زندگی کے دن کم ہو رہے ہیں ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نماز کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہونی چاہئے کہ وقت تیزی سے آرہا ہے جب میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور وہاں ہمارے ہر عمل کا حساب کتاب ہونا ہے۔ پس ایسی حالت میں ایک مؤمن کو ہر اس شخص کو جس کو مرنے کے بعد کی زندگی اور یوم آخرت پر ایمان ہے فکر ہونی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اس کے بندوں کے بھی حقوق ادا کرنے والے ہوں اور ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں جب اپنی کوشش کے مطابق یہ حقوق ادا کر رہے ہوں۔ نماز کے پڑھنے کی طرف جب بھی اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے تو اس طرف توجہ دلائی کہ نماز میں باقاعدگی بھی ہو، تمام نمازیں وقت پر ادا ہوں اور باجماعت ادا ہوں۔ نماز کے قائم کرنے کا حکم ہے۔ اور نماز کے قائم کرنے کا مطلب ہی نماز کو وقت پر اور باجماعت ادا کرنا ہے۔ لیکن دیکھنے میں آیا ہے کہ باوجود اس کے کہ انصار کی عمر ایک پختہ اور سنجیدگی کی عمر ہے نماز باجماعت کی طرف اس طرح توجہ نہیں ہے جس طرح ہونی چاہئے۔ پس انصار اللہ کو خاص طور پر سب سے زیادہ اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ان کا ہر ممبر نماز باجماعت کا عادی ہو بلکہ ہر ناصر کو خود اپنا جائزہ لینا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ وہ نماز باجماعت کا عادی ہو۔ سوائے بیماری اور معذوری کی صورت کے نماز باجماعت ادا کرنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر قریب کوئی مسجد اور نماز سینٹر نہیں ہے تو علاقے کے لوگ کسی گھر میں جمع ہو کر نماز باجماعت پڑھ سکتے ہیں اگر یہ سہولت بھی نہیں تو گھر کے افراد مل کر نماز باجماعت پڑھیں اس سے بچوں کو بھی نوجوانوں کو بھی نماز اور باجماعت نماز کی اہمیت کا احساس ہوگا۔

پس انصار اللہ حقیقی رنگ میں انصار اللہ تبھی بن سکتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم کرنے اور اس پر عمل کرنے اور کروانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت جو انسان کی پیدائش کا مقصد ہے اس پر عمل نہیں کر رہے اور جن کے نگران بنائے گئے ہیں ان سے عمل نہیں کروا رہے یا عمل کروانے کی کوشش نہیں کر رہے اپنے نمونے نہیں پیش کر رہے تو صرف نام کے انصار اللہ ہیں۔ آج تلواروں اور تیروں کی جنگ نہیں ہو رہی جہاں مددگاروں کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو فرمایا ہے کہ ہمارا غالب آنے کا ہتھیار دعا ہے۔ پس انصار اللہ بننے کے لئے اس دعا کے ہتھیار کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس ہتھیار کو استعمال کیا جائے اور جب یہ ہوگا تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا بھی صحیح حق ادا کرنے والے ہوں گے ورنہ آپ نے بار بار یہی فرمایا ہے کہ اگر میری باتوں کو نہیں ماننا اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا نہیں کرنی اپنی عبادتوں کے حق ادا نہیں کرنے تو پھر میری بیعت میں آنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ پس ہر ناصر کو خاص طور پر اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کس حد تک وہ نماز کا پابند ہے کس حد تک وہ اپنا نمونہ اپنے بچوں کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ اس کی نمازوں کی حالت اور کیفیت کیا ہے کیا صرف بوجھ سمجھ کر نمازیں ادا ہو رہی ہیں یا حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو

حاصل کرنے کے لئے ہم یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے نماز کی اہمیت اس کی فرضیت اس کی حکمت اس کو پڑھنے کا طریق اس کا مقصد اس کا فلسفہ اور اوقات کا فلسفہ غرض اس موضوع پر مختلف پیرائے میں بار بار مختلف موقعوں پر توجہ دلائی ہے۔ آپ کے بعض ارشادات اس وقت میں پیش کروں گا جو نماز کی اہمیت اور حکمت پر روشنی ڈالتے ہیں۔ نمازوں کو باقاعدگی سے اور بالالتزام پڑھنے کے بارے میں نصیحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب ہی کچھ نہیں اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کرلو۔

پھر نماز کی حقیقت اور اہمیت اور اس کی ضرورت اور نماز کی کیا کیفیت ہونی چاہئے ان باتوں کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: نماز کیا ہے؟ ایک خاص دعا ہے مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے اس کے غناء ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا تسبیح اور تحلیل میں مصروف ہو بلکہ اس میں انسان کا اپنا فائدہ ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ عبادت میں جس قسم کا مزہ آنا چاہئے وہ مزہ نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذت اور سرور نہ ہو۔ اب انسان جب عبادت کے لئے ہی پیدا ہوا ہے تو پھر ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو۔ اعلیٰ درجے کا لذت اور سرور بھی ہونا چاہئے۔ نہیں تو اللہ تعالیٰ نے صرف پیدا کیا اور کوئی مقصد نہیں اس کا یا اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے یا سرور نہیں اس میں حاصل ہو رہا تو کس طرح انسان کر سکتا ہے وہ کام مثلاً دیکھو اناج اور کھانے پینے کی تمام چیزیں انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں تو کیا ان سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا۔ کیا اس ذائقے اور مزے اور احساس کے لئے اس کے منہ میں زبان موجود نہیں ہے۔ خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں ہے اس میں بھی ایک لذت اور سرور ہے اور یہ لذت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بلند ہے۔ جیسے ایک مریض کسی عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ غذا کی لذت سے محروم ہے اسی طرح پر ہاں ٹھیک ایسا ہی وہ کمبخت انسان ہے جو عبادت الٰہی سے لذت نہیں پاتا۔ پس ہمیں ہم میں سے جو بھی ہیں ایسے ان کو فکر کرنی چاہئے۔

پھر حقیقی نماز کس قسم کی ہے اور کیسی ہونی چاہئے اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یاد رکھو یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی۔ سنور جاتی ہے اور دین بھی لیکن اکثر لوگ جو نماز پڑھتے ہیں وہ نماز ان پر لعنت بھیجتی ہے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۔ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ۔ یعنی لعنت ہے ان نمازیوں پر جو نماز کی حقیقت سے ہی بے خبر ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ نماز تو وہ چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بدعملی اور بے حیائی سے بچایا جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: اس طرح نماز پڑھنی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی اور یہ طریق خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا اور جب تک انسان دعاؤں میں نہ لگا رہے اس طرح کا خشوع اور خضوع پیدا نہیں ہوسکتا۔ پس نماز کا حظ اور سرور حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل مانگنے کے لئے پھر اسی کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے اور چلتے پھرتے بھی اس کا ذکر کرنے کی ضرورت ہے اور خشوع مانگنے کی ضرورت ہے۔ یہ حالت انسان پیدا کرے تو پھر نمازوں کا بھی مزہ آتا ہے۔

یہ جو فرمایا کہ ان الحسنات یذھبن السیئات یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہے یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے۔ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک

سچائی کی روح رکھتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ارکان نماز جو ہیں قیام ہے، رکوع ہے، سجدہ ہے، قعدہ ہے، یہ ساری حالتیں نماز میں اس لئے رکھی گئی ہیں کہ اس مقصد کو حاصل کیا جائے اس روح کو حاصل کیا جائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ارکان نماز دراصل روحانی نشست و برخاست ہیں انسان کو خدا تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے اور قیام بھی آداب خدمتگاران میں سے ہے۔ رکوع جو دوسرا حصہ ہے بتلاتا ہے کہ گویا تیاری ہے کہ وہ تعمیل حکم کو کس قدر گردن جھکاتا ہے اور سجدہ کمال آداب اور کمال تذلل اور نیستی کو جو عبادت کا مقصود ہے ظاہر کرتا ہے۔ یہ آداب ہیں جو خدا تعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کر دیئے ہیں اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر ان کو مقرر کیا ہے۔ اب اگر ظاہری طریق میں جو اندرونی اور باطنی طریق کا ایک عکس ہے صرف نقال کی طرح نقلیں اتاری جاویں صرف ہاتھ باندھ لئے رکوع میں چلے گئے سجدے میں چلے گئے بیٹھ گئے اگر صرف نقال کی طرح اٹھک بیٹھک ہی کرنی ہے نقل ہی اتارنی ہے اور فرمایا اسے ایک بار گراں سمجھ کر اتار پھینکنے کی کوشش کی جائے تو تمہی بتاؤ اس میں کیا لذت اور حظ آ سکتا ہے اور جب تک لذت اور سرور نہ آئے اس کی حقیقت کیونکر متحقق ہوگی؟ نماز میں لذت اور سرور بھی عبودیت اور ربوبیت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے جب تک اپنے آپ کو عدم محض یا مشابہ بالعدم قرار دے کر جو ربوبیت کا ذاتی تقاضا ہے نہ ڈال دے اس کا فیضان اور پرتو اس پر نہیں پڑتا اور اگر ایسا ہو تو پھر اعلیٰ درجہ کی لذت حاصل ہوتی ہے جس سے بڑھ کر کوئی حظ نہیں ہے۔ اس مقام پر انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسوا اللہ سے اسے انقطاع تام ہو جاتا ہے اس وقت خدائے تعالیٰ کی محبت اس پر گرتی ہے۔ اس اتصال کے وقت ان دو جوشوں سے جو اوپر کی طرف سے ربوبیت کا جوش اور نیچے کی طرف سے عبودیت کا جوش ہوتا ہے ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نام صلوۃ ہے۔ پس یہی وہ صلوۃ ہے جو سیئات کو بھسم کر جاتی ہے اپنی جگہ ایک نور اور چمک چھوڑ دیتی ہے جو سالک کو راستے کے خطرات اور مشکلات کے وقت ایک منور شمع کا کام دیتی ہے اور ہر ایک قسم خس و خاشاک و ٹھوکر کے پتھروں اور خار و خس سے جو اس کی راہ میں ہوتی ہیں آگاہ کر کے بچاتی ہے۔ اور یہی وہ حالت ہے جبکہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ کا اطلاق اس پر ہوتا ہے کیونکر اس کے ہاتھ میں نہیں اس کے دل میں ایک روشن چراغ ہوا ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر نماز میں وساوس پیدا ہونے کی وجہ بیان فرماتے ہیں بعض دفعہ کہتے ہیں کہ مختلف قسم کے وسوسے پیدا ہوتے رہتے ہیں خیالات آتے رہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہی کو نماز میں بہت سے وساوس آتے ہیں دیکھو ایک قیدی جبکہ ایک حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو کیا اس وقت اس کے دل میں کوئی وسوسہ گزرتا ہے۔ ہرگز نہیں وہ ہمہ تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتا ہے کہ ابھی حاکم کیا حکم سناتا ہے۔ ایسا ہی جب صدق دل سے انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور سچے دل سے اس کے آستانے پر گرے تو پھر کیا مجال ہے کہ شیطان وساوس ڈال سکے۔

حضور انور نے فرمایا: نماز کی حفاظت کیوں کی جائے اور نماز کیوں پڑھی جائے کیا اللہ تعالیٰ کو ہماری نمازوں کی ضرورت ہے اکثر لوگوں کے ذہنوں میں یہ بھی سوال اٹھتے ہیں آجکل کی دہریت کے اثر کی وجہ سے اٹھتے رہتے ہیں اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ کو ہماری نمازوں کی کوئی ضرورت نہیں وہ تو غنی عن العالمین ہے اس کو کسی کی حاجت نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو ضرورت ہے اور یہ ایک راز کی بات ہے کہ انسان خود اپنی بھلائی چاہتا ہے اور اسی لئے وہ خدا سے مدد طلب کرتا ہے کیونکہ یہ سچی بات ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جانا حقیقی بھلائی کا حاصل کر لینا ہے ایسے شخص کی اگر تمام دنیا دشمن ہو جائے اور اس کی ہلاکت کے درپے رہے تو اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور خدا تعالیٰ کو ایسے شخص کی خاطر اگر لاکھوں کروڑوں انسان بھی ہلاک کرنے پڑیں تو کر دیتا ہے اور اس ایک کے بجائے لاکھوں کو فنا کر دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اگر تم اپنی نماز کو باحلاوت اور پرذوق بنانا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ اپنی زبان میں کچھ نہ کچھ

دعائیں کرو مگر اکثر یہی دیکھا گیا ہے کہ نمازیں تو ٹکر مار کر پوری کر لی جاتی ہیں پھر لگتے ہیں دعائیں کرنے۔ اس سے ظاہر تو یہی لگتا ہے کہ نماز تو ایک ناحق کا ٹیکس ہوتا ہے اگر کچھ اخلاص ہوتا ہے تو نماز کے بعد میں ہوتا ہے یہ نہیں سمجھتے کہ نماز خود دعا کا نام ہے جو بڑے عجز انکسار خلوص اور اضطراب سے مانگی جاتی ہے۔ بڑے بڑے عظیم الشان کاموں کی کنجی صرف دعا ہی ہے خدا تعالیٰ کے فضل کے دروازے کھولنے کا پہلا مرحلہ دعا ہی ہے۔

فرمایا دیکھو خدا تعالیٰ کا اس میں فائدہ نہیں ہے بلکہ خود انسان ہی کا اس میں بھلا ہے کہ اس کو خدا تعالیٰ کی حضوری کا موقع دیا جاتا ہے۔ عرض معروض کرنے کی عزت عطا کی جاتی ہے جس سے یہ بہت سی مشکلات سے نجات پا سکتا ہے میں حیران ہوں کہ وہ لوگ کیونکر زندگی بسر کرتے ہیں جن کا دن بھی گزر جاتا ہے اور رات بھی گزر جاتی ہے مگر وہ نہیں جانتے کہ ان کا کوئی خدا بھی ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا انسان آج بھی ہلاک ہوا اور کل بھی۔ فرمایا کہ میں ایک ضروری نصیحت کرتا ہوں کاش لوگوں کے دل میں پڑ جاوے۔ دیکھو عمر گزری جا رہی ہے غفلت کو چھوڑ دو اور تضرع اختیار کرو۔ اکیلے ہو ہو کر خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی و خوش ہو جاوے۔ ایک موقع پر نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں اب بھی اس کی رحمت کا دروازہ بند نہیں ہے قلب سلیم پیدا کرو نماز سنوار کر پڑھو دعائیں کرتے رہو ہماری تعلیم پر چلو ہم بھی دعا کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا: فرائض نمازوں کے ساتھ تہجد کی تاکید بھی آپ نے فرمائی اور انصار اللہ کو تو خاص طور پر اس کا بھی التزام کرنا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں اس زندگی کے کل انفاس اگر دنیاوی کاموں میں گزر گئے تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا۔ تہجد میں خاص طور پر اٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو۔ درمیانی نمازوں میں بباعث ملازمت کے ابتلا آ جاتا ہے۔ دنیاوی کاموں میں بھی تکلیفیں اٹھا رہے ہوتے ہیں اگر نماز کے لئے تھوڑی سی تکلیف اٹھا لو تو کیا حرج ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ اس نے کامل اور مکمل عقائد کی راہ ہم کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بدوں مشقت و محنت کے دکھائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قرۃ عینی فی الصلوۃ۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ حقیقی توحید کس طرح پوری ہوتی ہے فرمایا۔ توحید تبھی پوری ہوتی ہے کہ کل مرادوں کا معطی تمام امراض کا چارہ اور مدار وہی ذات واحد ہو۔ جب تک انسان کامل توحید پر کاربند نہیں ہوتا اس میں اسلام کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی اور نماز کی لذت اور سرور اسے حاصل نہیں ہو سکتا۔ مدار اسی بات پر ہے کہ جب تک برے ارادے ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں انانیت اور شیخی دور ہو کر نیستی اور فروتنی نہ آئے خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا اور عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لئے بہترین معلم اور افضل ترین نظریہ نماز ہی ہے۔ فرمایا میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی توحید پر قائم ہونے اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے اور پرسرور نمازیں پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ غیر اللہ کو اپنا معبود بنانے کی بجائے ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو اپنا حقیقی معبود بنانے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 29 - September - 2017

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB